سوال

کیا خاوند کا بیوی کے ساتھ جھوٹ بولنا خلع حاصل کرنے کا سبب بن سکتا ہے، میں نے شادی سے قبل بیوی کے ساتھ جھوٹ بولا کہ میرے والدین فوت ہوچکے ہیں حالانکہ وہ زندہ تھے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ جھوٹ بولنا برے اور رذیل اخلاق میں شامل ہوتا ہے، اور جھوٹ ہر شر و برائی کی جڑ اور کنجی ہے، اور جو شخص اپنا گھر بنانا چاہے یا ایک مسلمان خاندان کی بنیاد رکھنا چاہے تو یہ جھوٹ اس کے لیے ایک غلط قسم کی اساس ہے

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم صدق و سچائی کو لازم پکڑو، کیونکہ سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے، اور نیکی جنت کی راہنمائی کرتی ہے، ایک شخص ہمیشہ سچ بولتا رہتا ہے، اور سچ کی تلاش کرتا ہے حتی کہ وہ اللہ کے ہاں صدیق لکھ دیا جاتا ہے

اور تم جھوٹ و کذب بیانی سے بچ کر رہو، کیونکہ جھوٹ فجور کی طرف لے جاتا ہے، اور فجور آگ کی طرف لے جانے کا باعث ہے، ہمیشہ آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ تلاش کرتا ہے حتی کہ اللہ کے ہاں جھوٹا اور کذاب لکھ دیا جاتا ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6094) صحیح مسلم حدیث نمبر (2607).

لیکن یہ ہے کہ اس خاوند نے جس غلطی کا ارتکاب کیا یہ جائز نہیں تھی اور نہ ہی یہ اکیلی کافی سبب بن سکتی ہے کہ عورت اپنا گھر تباہ کرنے کی کوشش کرنا شروع کر دے، اور اگر کوئی شرعی یا عقلی یا صحت یا معاشرتی طور پر کوئی قابل اطمنان سبب نہ ہو تو عورت طلاق یا خلع کا مطالبہ کر کے اپنے خاندان کو ختم کر دے

جب بیوی کے لیے خاوند میں کوئی ایسا عیب ظاہر نہیں ہوا جو اس کے اخلاق یا دین میں عیب شمار ہوتا ہو، یا پھر اس کے ساتھ معاشرت میں خلل کا باعث بنے تو اس کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں

ہو سکتا ہے خاوند نے جس غلطی کا ارتکاب کیا ہے اس کا کوئی سبب ہو، اور اس سلسلہ میں اس کے ساتھ انتہائی یہی ہو سکتا ہے کہ اسے اپنی غلطی کا احساس دلایا جائے، اور اس نے جھوٹ جیسے جرم کا ارتکاب کرنے کی جو جرات کی ہے اس کے خطرہ کی طرف توجہ مبذول کرائی جائے

اس لیے اگر وہ اپنی بیوی کے ساتھ صحیح رہتا ہے اور اپنے دین اور معاشرت میں بھی اصلاح کرتا ہے تو پھر بیوی کو ایسا نہیں کرنا چاہیے کہ وہ اس چیز کو لے کر اپنا گھر تباہ کرنے کی کوشش کرے، اور خاص کر جب اس کے والدین کی موت میں بیوی کی کوئی مصلحت بھی نہیں ہے، اور نہ ہی اس کے والدین کے زندہ ہونے میں اسے کوئی نقصان اور ضرر ہے

سب کچھ یہ ہے کہ اس کے لیے خاوند کے والدین کے ساتھ رہنا لازم اور ضروری نہیں، اور نہ ہی اس کا ساس اور سسر کے گھر میں ان کے ساتھ رہائش رکھنا ضروری ہے، تو اس طرح یہ معاملہ ختم ہو جائیگا

ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس عورت نے بھی اپنے خاوند سے بغیر کسی سبب کے طلاق طلب کی تو اس پر جنت کی خوشبوتک حرام ہے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1187) امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے

مناوی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"الباس سے مراد شدت اور سختی ہے، یعنی بغیر کسی سختی اور شدت کی حالت کے جو اسے علیحدگی پر آمادہ کرتی ہو کے علاوہ طلاق طلب کرنا حلال نہیں، مثلا عورت کو خدشہ ہو کہ وہ اس کے ساتھ رہتے ہوئے اللہ کی حدود کو قائم نہیں رکھ سکتی کہ اس پر جو حسن صحبت اور بہتر معاشرت کے ساتھ رہنا واجب ہے وہ خاوند کو ناپسند کرنے کی بنا پر اسے اچھے طریقہ سے ادا نہیں کر سکتی، یا پھر خاوند اسے ضرر دیتا ہے تاکہ وہ عورت اس سے خلع حاصل کرلے

تو اس صورت میں اس عورت پر حرام ہے، یعنی اسے جنت کی خوشبو بھی حاصل نہیں ہوگی " انتہی

دیکھیں : فیض القدیر (178/3).

تو اس عورت کو کونسی ایسی تکلیف اور سختی پہنچی ہے کہ خاوند کے والدین زندہ ہیں ؟!!

بلکہ اگر بیوی نے یہ شرط بھی رکھی ہوتی کہ خاوند کے والدین نہ ہوں تو بعد میں پتہ چلا کہ اس کے والدین تو زندہ ہیں پھر بھی اس عجیب وغریب شرط کی بنا پر نکاح فسخ کرنا جائز نہیں!!

البھوتی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اور اگر عورت کوئی ایسی شرط رکھے جو مذکور کے علاوہ ہو یعنی آزادی اور نسب سے، جو کفو میں شمار نہیں ہو مثلا خوبصورتی وغیرہ تو بعد میں ظاہر ہوا کہ وہ تو اس صفت سے کم درجہ رکھتا ہے تو اوپر جو کچھ بیان ہوا ہے اس کی بنا پر عورت کو کوئی اختیار حاصل نہیں "

(یعنی اوپر جو بیان ہوا ہے کہ یہ نکاح صحیح ہونے میں معتبر نہیں، اس کی مثال یہ ہے کہ اگر عورت نے شرط رکھی کہ وہ فقیہ ہو لیکن بعد میں پتہ چلا کہ وہ ایسا نہیں).

دیکھیں : کشاف القناع (102/5).

چنانچہ پہلے تو بیوی کو یہ نصیحت ہے کہ وہ خلع کا مطالبہ کرنے میں اللہ کا ڈر اور تقوی اختیار کرے، اور خاوند کو فرصت اور موقع دے جس نے اس کے ساتھ جھوٹ بولا تھا، اور اگر اس کی جانب سے کچھ زیادتی اور کمی و کوتاہی ہوئی ہے تو پھر اس کے لیے معافی و درگزر کی وسعت موجود ہے، اور اللہ عزوجل بھی لوگوں کو معاف کرنے اور ان سے درگزر کرنے والوں سے محبت کرتا ہے، اور اگر یہ معافی و درگزر خاوند اور بیوی کے مابین ہو تو اور بھی زیادہ افضل اور زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے

پھر دوسری نصیحت خاوند کو ہے کہ وہ اپنے اس جھوٹ پر اللہ سبحانہ و تعالی سے توبہ و استغفار کرے، کیونکہ یہ جھوٹ اور کذب بیانی سب سے بڑ گناہ اور مومن کے لیے شنیع جرم ہے، اور ہو سکتا ہے اس شنیع اور عظیم جرم کی سزا میں اسے بیوی کی مخالفت اور علیحدگی کی صورت میں دکھائی جا رہی ہے

اور ہر مسلمان شخص کو علم ہونا چاہیے کہ جب جھوٹ اور کذب بیانی اسے نجات دے سکتی ہے تو پھر سچائی اور صدق بیانی تو اس کے مقابلہ میں زیادہ نجات اور کامیابی کا باعث ہے

واللہ اعلم .